معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

عذاب قبر

(۲)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۶ —

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ:[۱] قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [خَطِيبًا،[۲]] فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِي يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِي قَبْرِهِ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ [آخِرَ[۳]] كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ، قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي: أَيْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آخِرِ قَوْلِهِ؟ قَالَ: «قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اُس فتنہ کا ذکر کیا جس سے آدمی کو قبر میں آزمایا جائے گا۔ جب

آپ نے اُس کا ذکر کیا تو مسلمان ایسی آہ و بکا کرنے لگے کہ (اُس کے شور سے) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بات سمجھ نہیں سکی۔ پھر جب اُن کی چیخوں کی آواز تھم گئی تو میں نے قریب بیٹھے ایک شخص سے کہا: اللہ تیرے لیے برکت فرمائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا فرمایا تھا؟ (اُس نے کہا): آپ نے فرمایا تھا کہ یہ بات مجھ پر وحی ہوئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے، کم و بیش اُتنے ہی، جتنے دجال کے فتنے میں[1]۔

۱۔ اِس باب کی دوسری روایتوں سے واضح ہے کہ بات اِس سے زیادہ نہیں تھی کہ لوگ قبروں میں بھی اُسی طرح آزمائے جائیں گے، جس طرح دجال کے فتنے میں۔ چنانچہ مدعا بھی یہی تھا اور یہی ہونا چاہیے کہ قبر اور دجال کا فتنہ، دونوں برحق ہیں اور دونوں لازماً پیش آئیں گے۔ اِس سے ہرگز یہ مقصود نہیں تھا کہ دونوں میں کسی معنوی تعلق کی طرف اشارہ کیا جائے، مگر راویوں کے تصرفات نے اُس کو یہ صورت دے دی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۶۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا اسماء رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے متابعات اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: صحیح بخاری، رقم ۱۳۷۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۲۰۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۹۷۔ البعث، ابن ابی داؤد، رقم ۱۱، ۱۲۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۰۲۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۷۳۔

۳۔ البعث، ابن ابی داؤد، رقم ۱۱۔

— ۷ —

عَنْ أَسْمَاءَ أَيْضًا، قَالَتْ[1]: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ [فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ،[2]] [وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ،[3]] فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ [وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي[4]]، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ

يُصَلُّونَ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ [أَوْ قَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ![۵]]، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ[۶]، فَأَطَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، فَأَخَذْتُ قِرْبَةً إِلَى جَنْبِي، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا، حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، إِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا، أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ»، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ، «فَيُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ»، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، «فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ، هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا [وَآمَنَّا[۷]] وَاتَّبَعْنَا، ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ، فَنَمْ صَالِحًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ، أَوِ الْمُرْتَابُ»، لَا يَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، «فَيَقُولُ: مَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ، [فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ فَيُغْلَظُ لَهُ فِي قَبْرِهِ[۸]]».

سیدہ اسماء ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ لوگ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرا رہے ہیں۔ میں سیدہ عائشہ کے ہاں داخل ہوئی تو دیکھا کہ وہ بھی نماز میں کھڑی ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا: کیا بات ہے، لوگ اِس وقت نماز پڑھ رہے ہیں؟ اِس پر اُنھوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ اسماء کہتی ہیں کہ یا غالباً زبان سے 'سبحان اللہ' کہا تو میں نے کہا: اچھا، تو

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

خدا کی کوئی نشانی ظاہر ہوئی ہے؟ سیدہ نے اشارے سے ہاں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس نماز میں اتنا لمبا قیام فرمایا کہ مجھ پر بے ہوشی سی طاری ہونے لگی[1]۔ اِس پر میں نے پہلو میں رکھا ہوا ایک مشکیزہ اُٹھایا اور اُس سے اپنے سر پر پانی بہانا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے میں نماز پڑھا کر پلٹے۔ اُس وقت سورج روشن ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپ نے خطبہ دیا، اُس میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: اما بعد، میں نے آج وہ چیزیں دیکھ لی ہیں جو اِس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا ہے، اور مجھے یہ بات بھی وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ اپنی قبروں میں کم و بیش اتنے ہی یا غالباً فرمایا کہ اُسی طرح آزمائے جاؤ گے، جس طرح دجال کے فتنے میں آزمائے جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اِن دونوں میں سے کیا تعبیر اختیار کی تھی[2]۔ فرمایا: پھر تمھارے مُردوں کے پاس فرشتے آئیں گے اور اُن سے سوال کیا جائے گا کہ تم اِس شخص کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ جو مومن ہو گا، یا فرمایا کہ یقین رکھنے والا ہو گا، راوی کہتے ہیں کہ اُنھیں یاد نہیں رہا کہ اسماء نے کیا لفظ بولا تھا ـــــ وہ جواب میں تین مرتبہ دہرا کر کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے، ہم نے اُن کی آواز پر لبیک کہا، اُن پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی اختیار کر لی۔ اِس پر اُس سے کہا جائے گا: یقیناً ہم جانتے تھے کہ تم اِن پر ایمان رکھتے ہو، لہٰذا اب اطمینان سے سو جاؤ۔ رہا منافق یا شک میں رہنے والا ـــــ راوی کو یاد نہیں رہا کہ اسماء نے کیا لفظ کہا تھا ـــــ فرمایا کہ وہ اِس سوال کے جواب میں کہے گا: مجھے کچھ نہیں معلوم، میں نے لوگوں کو کوئی بات کہتے ہوئے سنا تھا، وہی میں نے بھی کہہ دی تھی۔ اِس پر اُس سے کہا جائے گا: تو نے کچھ نہ سمجھا۔ پھر قبر میں اُس پر سختی شروع ہو جائے گی[3]۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یہ واقعہ پیچھے بھی بیان ہو چکا ہے۔ سیدہ کی اِس حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً سخت گرمی کا موسم ہو گا کہ لمبے قیام کی وجہ سے وہ بے ہوش ہونے لگیں۔

۲۔ راوی کا تردد بتا رہا ہے کہ اِس جملے کو سمجھنے میں اُس سے کیا غلطی ہوئی ہے۔ چنانچہ 'اُسی طرح آزمائے

جاؤ گے' کی تعبیر ہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ یعنی جس طرح دجال کا فتنہ ہو گا، اُسی طرح قبر کا فتنہ بھی ہو گا، اِس لیے دونوں سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔

۳۔ اِس سے واضح ہے کہ یہ معاملہ اُنھی لوگوں کے ساتھ ہو گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور آپ کے براہ راست مخاطبین تھے اور آپ کی طرف سے اتمام حجت کے باوجود آخر وقت تک منافقوں ہی کے زمرے میں شامل رہے۔ اِس طرح کے لوگوں کا یہی انجام قرآن مجید کی سورۂ توبہ میں بیان ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے: 'وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ'، ''تمھارے اردگرد جو بدوی رہتے ہیں، اُن میں بھی بہت سے منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی۔ وہ اپنے نفاق میں طاق ہو چکے ہیں۔ تم اُن کو نہیں جانتے، ہم اُن کو جانتے ہیں۔ اُنھیں عنقریب ہم دو مرتبہ سزا دیں گے۔ پھر وہ ایک عذاب عظیم کی طرف دھکیل دیے جائیں گے''(۹: ۱۰۱)۔ یعنی ایک مرتبہ اِسی دنیا میں اور ایک مرتبہ قیامت سے پہلے برزخ میں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۶۹۲۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی بھی تنہا اسماء رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے باقی طرق جن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: موطا مالک، رقم ۲۰۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۵۱۰۔ صحیح بخاری، رقم ۸۶، ۱۸۴، ۷۲۸۷۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۹۵، ۳۹۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۱۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۱۳، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۸، ۱۹۔

۲۔ موطا مالک، رقم ۲۰۱۔

۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۱۴۔

۴۔ صحیح بخاری، رقم ۱۸۴۔

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۵۱۰۔

۶۔ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۸۶ میں یہاں یہ الفاظ آئے ہیں: 'فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ'، ''اِس پر اُنھوں نے اپنے سر سے اشارہ کرتے اثبات میں جواب دیا''۔

۷۔ صحیح بخاری، رقم ۱۸۴۔
۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۱۴۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۹ میں یہاں 'فَيُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ'، ''پھر اُس کو اپنی قبر میں عذاب ہو گا'' کے الفاظ آئے ہیں۔

— ۸ —

عَنْ أَسْمَاءَ أَيْضًا، تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ[1] «إِذَا دَخَلَ الْإِنْسَانُ قَبْرَهُ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا، أَحَفَّ بِهِ عَمَلُهُ [الصَّالِحُ[2]]، الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ». قَالَ: «فَيَأْتِيهِ الْمَلَكُ مِنْ نَحْوِ الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّهُ، وَمِنْ نَحْوِ الصِّيَامِ، فَيَرُدُّهُ». قَالَ: «فَيُنَادِيهِ: اجْلِسْ». قَالَ: «فَيَجْلِسُ، فَيَقُولُ لَهُ: مَاذَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قَالَ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ» قَالَ: «يَقُولُ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ أَدْرَكْتَهُ؟ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ». قَالَ: «يَقُولُ: عَلَى ذٰلِكَ عِشْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ». قَالَ: «وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا، أَوْ كَافِرًا» قَالَ: «جَاءَ الْمَلَكُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ يَرُدُّهُ». قَالَ: «فَأَجْلَسَهُ». قَالَ: «يَقُولُ: اجْلِسْ، مَاذَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ قَالَ: أَيُّ رَجُلٍ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ». قَالَ: «يَقُولُ: وَاللهِ مَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، فَقُلْتُهُ». قَالَ: «فَيَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ: عَلَى ذٰلِكَ عِشْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ». قَالَ: «وَتُسَلَّطُ عَلَيْهِ دَابَّةٌ فِي قَبْرِهِ [سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ[3]]، مَعَهَا سَوْطٌ، ثَمَرَتُهُ جَمْرَةٌ مِثْلُ غَرْبِ الْبَعِيرِ، تَضْرِبُهُ مَا شَاءَ اللهُ، صَمَّاءُ لَا تَسْمَعُ صَوْتَهُ فَتَرْحَمَهُ».

اسماء رضی اللہ عنہا ہی کا بیان ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے

فرمایا: انسان اگر بندۂ مومن ہو تو جیسے ہی اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے، اُس کے نیک اعمال، مثلاً نماز اور روزے اُس کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ فرشتہ نماز کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو وہ اُس کو روک دیتی ہے اور روزے کی طرف سے آنا چاہے تو روزہ روک دیتا ہے۔ پھر فرشتہ اُسے پکار کر کہتا ہے: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ جاتا ہے تو اُس سے پوچھتا ہے کہ تم اِس شخص، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ پوچھتا ہے، کون شخص؟ فرشتہ کہتا ہے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہے: تو اِسی پر زندہ رہا، اِسی پر تجھے موت آئی اور تجھے اٹھایا بھی اِسی پر جائے گا۔ لیکن مرنے والا فاجر یا کافر ہو تو فرشتہ آجاتا ہے اور کوئی چیز اُس کو لوٹانے کے لیے درمیان میں نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ فرشتہ اُس کو بٹھا کر کہتا ہے کہ بتاؤ کہ اِس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: کون شخص؟ فرشتہ جواب دیتا ہے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ مردہ کہتا ہے: بخدا، مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا، سو میں نے بھی وہی کہہ دیا۔ فرمایا کہ فرشتہ یہ سن کر اُس سے کہتا ہے: تو اِسی پر زندہ رہا، اِسی پر تجھے موت آئی اور تجھے اٹھایا بھی اِسی پر جائے گا۔ فرمایا کہ پھر قبر میں انتہائی سیاہ رنگ کا ایک جانور اُس پر مسلط کر دیا جائے گا، اُس کے پاس ایک کوڑا ہو گا جس کے نیچے سے ایسی چنگاری نکلے گی، جیسے بڑا ڈول ہو، جسے کوئی اونٹ ہی کنویں سے نکال سکتا ہے۔ پھر جب تک اللہ کو منظور ہوا، وہ اُسے کوڑا مارتا رہے گا۔ وہ جانور بہرا ہو گا، اُس کی آواز نہیں سن سکے گا کہ اُس کو اُس پر رحم آجائے[۱]۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ بعض تفصیلات کے ساتھ یہ وہی مضمون ہے جو اِس سے پیچھے بیان ہو چکا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۶۹۷۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا اسماء رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کا ایک ہی متابع ہے جو المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۸۱ میں نقل ہوا ہے۔

۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۸۱۔

۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۸۱۔

— ۹ —

حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ[1] أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ العَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ[2] نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولاَنِ [لَهُ[3]]: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ -لِمُحَمَّدٍ-، فَأَمَّا المُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا» - قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا: أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ - قَالَ: «وَأَمَّا المُنَافِقُ وَالكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ [لَه[4]] لاَ دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً [بَيْنَ أُذُنَيْهِ[5]]، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ».

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں اتارا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی اُس سے رخصت ہوتے ہیں[1] اور وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے[2] تو دو فرشتے اُس کے پاس آتے، آکر اُس کو بٹھاتے اور اُس سے کہتے ہیں کہ تم اِس شخص ـــــ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ـــــ کے بارے میں کیا راے رکھتے تھے؟[3] بندۂ مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ ایک نظر ذرا دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف ڈالو، اللہ نے اِس کے بجاے تمھیں جنت کا ٹھکانا عطا کیا ہے، چنانچہ وہ دونوں کو اکٹھے دیکھ لیتا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اِس کے بعد اُس شخص کی قبر اُس کے لیے کشادہ کر دی جاتی ہے۔ پھر روایت کو وہیں سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مرنے والا منافق یا منکر ہو تو اُس سے بھی یہی پوچھا جاتا ہے کہ اِس شخص[۴] کے بارے میں تم کیا راے رکھتے تھے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہیں جانتا، میں وہی کہتا رہا جو لوگ کہتے تھے[۵]۔ اِس پر اُس سے کہا جاتا ہے کہ تم نے نہ سمجھنے کی کوشش کی اور نہ پیروی کے لیے تیار ہوئے[۶]۔ پھر اُس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑوں سے اِس طرح ضرب لگائی جاتی ہے کہ جن وانس کے سوا اُس کی چیخیں قریب کی ہر مخلوق سنتی ہے۔

۱۔ یعنی اُس کو دفن کر دینے کے بعد رخصت ہوتے ہیں۔

۲۔ یعنی برزخ میں اپنی قبر کے اندر، جہاں جسم سے الگ ہو جانے کے بعد اُس کے باطنی حواس وہ چیزیں بھی دیکھتے اور سنتے ہیں، جو ہمارے اِن ظاہری حواس کی گرفت میں نہیں آسکتیں۔

۳۔ اِس سے واضح ہے کہ یہ اُنھی لوگوں کا معاملہ ہے، جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست اللہ کی حجت پوری کی تھی اور وہ آپ کو پہچانتے تھے۔

۴۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔

۵۔ لوگوں سے مراد یہاں زمانۂ رسالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیں، جن کے اقوال قرآن مجید میں جگہ جگہ نقل ہوئے ہیں کہ کبھی آپ کو شاعر، کبھی ساحر اور کبھی مجنوں قرار دے کر آپ کی تکذیب کرتے تھے۔

۶۔ یعنی نہ اُس دعوت کو سمجھنے کی کوشش کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمھارے سامنے پیش کی گئی اور نہ سچے اہل ایمان کے طریقے پر آپ کی پیروی کے لیے تیار ہوئے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۱۳۷۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات جن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۲۲۷۱، ۱۳۴۴۶، ۱۳۴۴۷۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۱۸۰۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۳۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۷۰۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۲۳۱، ۴۷۵۱، ۴۷۵۲۔ مسند بزار، رقم

۲۰۴۶، ۲۰۴۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۲۰۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۱۷۷۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اِس روایت کا ایک شاہد جابر بن عبد اللہ سے روایت ہوا ہے جس کے طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف عبد الرزاق، رقم ۶۷۴۴۔ السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم ۸۶۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۳۱۶۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۲۱۵۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۳۴۴۶ میں یہاں 'قَرْعَ' کے بجاے 'خَفْقَ' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ معنی کے اعتبار سے دونوں مترادف ہیں۔

۳۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۳۸۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۱۲۲۷۱۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۱۲۲۷۱۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

—۱۰—

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:[۱] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قُبِرَ أَحَدُكُمْ أَوِ الْإِنْسَانُ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ: النَّكِيرُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُولُ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ لَتَقُولُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ، [فَيَقُولُ: دَعُونِي أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي أُخْبِرْهُمْ. فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ،[۲]] فَيَنَامُ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ، وَإِنْ

كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا أَدْرِي كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، فَكُنْتُ أَقُولُهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: الْتَئِمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهَا أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی انسان کو، یا فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو دفنا دیا جاتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، نیلے سیاہ رنگ کے، جن میں سے ایک کو 'منکر' اور دوسرے کو 'نکیر' کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں اُس سے پوچھتے ہیں: تم اِس شخص، یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے؟ وہ اُن کے جواب میں وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہتا رہا تھا۔ چنانچہ بندۂ مومن ہو تو کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اِس پر وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی جواب دو گے۔ پھر اُس کی قبر چاروں طرف ستر گز وسیع کر دی جاتی اور اُس میں اُس کے لیے روشنی بھی ہو جاتی ہے۔ پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ اب سو جاؤ۔ یہ سن کر وہ کہتا ہے کہ مجھے جانے دو، میں اپنے گھر والوں کو بھی ذرا یہ خبر سنا آؤں۔ لیکن اُس کو پھر وہی بات کہی جاتی ہے کہ اب سو جاؤ۔ چنانچہ وہ اُس دلہن کی طرح سو جاتا ہے جس کو اُس کے محبوب ترین لوگ ہی آکر جگاتے ہیں[1]۔ یہاں تک کہ اُس کی اِس خواب گاہ سے اللہ ہی قیامت کے دن اُس کو اٹھائے گا۔ اِسی طرح وہ اگر منافق ہو تو اُن کے جواب میں کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا، میں تو لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا، وہی کہہ دیا کرتا تھا[2]۔ اِس پر فرشتے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی جواب دو گے۔ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اُس کو دبوچ لے۔ سو وہ اِس طرح اُس کو دبوچ لیتی ہے کہ اُس کی پسلیاں تک ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں[3]۔ وہ برابر اِسی طرح عذاب میں رہتا ہے، یہاں تک کہ

www.javedahmadghamidi.com www.almawrid.org

قیامت کے دن اللہ اُس کی اِسی جگہ سے اُس کو اٹھا کھڑا کرے گا۔

۱۔ یہ اطمینان و سکون اور بے فکری کی نیند کے لیے نہایت خوب صورت تعبیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُسی طرح سو جاتا ہے، جس طرح پہلی رات کی دلہن اپنے دلہا سے ملاقات کے بعد آرام کی نیند سو جاتی ہے اور صبح وہی لوگ آکر اُس کو اٹھاتے ہیں جو اُس کے لیے سراپا محبت و التفات ہوتے ہیں، اور جن کا آنا اُس پر کبھی گراں نہیں ہوتا۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ لوگ اگر اِن کو پیغمبر کہتے تھے تو اپنے مفادات کے پیش نظر میں بھی کہہ دیتا تھا۔ علم و عقل کی بنیاد پر اور دل و دماغ کے اخلاص کے ساتھ میں نے یہ بات نہ کبھی سمجھی، نہ مانی اور نہ زبان سے کبھی اِس کا اقرار کیا ہے۔ چنانچہ اِس وقت بھی یہی کہہ سکتا ہوں، اِس سے زیادہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

۳۔ یہ اُسی طرح کے احساس کا بیان ہے، جس سے بعض اوقات ہم خواب میں بھی دوچار ہو جاتے ہیں۔ اِس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب کچھ اُسی جسم کے ساتھ ہو رہا ہوتا ہے، جس کو زمین میں دفن کیا جاتا یا راکھ بنا کر دریاؤں میں بہا دیا جاتا ہے۔

روایت میں یہ اُنھی منافقوں کے انجام کا ذکر ہوا ہے جو اللہ کے آخری پیغمبر کی طرف سے اتمام حجت کے باوجود سچے ایمان کی توفیق سے محروم رہے اور اِسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۱۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: سنن ترمذی، رقم ۱۰۷۱۔ السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم ۸۶۴۔ الشریعۃ، آجری، رقم ۸۵۸۔

۲۔ السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم ۸۶۴۔

— ۱۱ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿فَإِنَّ لَهُ

مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ [طٰهٰ:١٢٤] قَالَ: «عَذَابُ الْقَبْرِ»[1].

یہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سورۂ طٰہٰ (٢٠) کی آیت ١٢٤ ﴿فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾، ''اور جو میری یاد دہانی سے منہ موڑے گا تو اُس کے لیے تنگی کی زندگی ہے'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس سے عذاب قبر مراد ہے[1]۔

١۔ یہ نتیجے کا بیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے منکرین دنیا کی تنگی اور قلق واضطراب میں زندگی بسر کرنے کے بعد جب موت سے ہم کنار ہوں گے تو وہاں بھی اِس سے نجات نہیں پا سکیں گے، بلکہ یہی چیز قبر کا عذاب بن کر اُن پر مسلط ہو جائے گی۔ یہ تنگی اور قلق واضطراب کیا ہے؟ استاذ امام امین احسن اصلاحی نے وضاحت فرمائی ہے، وہ لکھتے ہیں:

> ''...جب بچہ بھوک سے روتا ہے تو اس کے منہ میں چسنی یا نپل دے کر کچھ دیر کے لیے بہلایا جا سکتا ہے، لیکن وہ آسودہ اُسی وقت ہوتا ہے جب ماں اُس کو چھاتی سے لگاتی اور اُس کو دودھ پلاتی ہے۔ اِس کے بغیر اُس کی بے چینی نہیں جاتی۔ یہی حال انسان کا ہے، وہ اپنے لیے جو اسباب و سامان بھی مہیا کر لے، لیکن اگر وہ خدا کے ایمان سے محروم ہے تو وہ غیر مطمئن، ڈانوا ڈول، اندیشہ ناک، مضطرب اور اندرونی خلفشار میں مبتلا رہے گا، اگرچہ وہ اپنی نمایشوں سے اِس پر کتنا ہی پردہ ڈالنے کی کوشش کرے۔ نفس مطمئنہ کی بادشاہی صرف سچے اور پکے ایمان ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ 'اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ'!'' (تدبر قرآن ١٠٣/٥)

متن کے حواشی

١۔ اِس روایت کا متن صحیح ابن حبان، رقم ٣١١٩ سے لیا گیا ہے۔ اِس کا ایک ہی متابع ہے جو اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ٥٧ میں نقل ہوا ہے۔ قرآن کی جو آیت اِس میں نقل ہوئی ہے، اُس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور جو میری یاد دہانی سے منہ موڑے گا تو اُس کے لیے تنگی کی زندگی ہے''۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے، جس کے مراجع یہ ہیں: مستدرک حاکم، رقم ٣٤٣٩۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ٥٩۔

۱۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:[١] «[وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،[٢]] إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا، كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَأْسِهِ، وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ شِمَالِهِ، وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ، فَتَقُولُ الصَّلَاةُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَمِينِهِ، فَيَقُولُ الصِّيَامُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقُولُ الزَّكَاةُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، فَتَقُولُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، فَيُقَالُ لَهُ: اجْلِسْ فَيَجْلِسُ، وَقَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ وَقَدْ أُدْنِيَتْ لِلْغُرُوبِ، [فَيُقَالُ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُكَ[٣]] فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَا تَقُولُ فِيهِ، وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ، فَيَقُولُونَ: إِنَّكَ سَتَفْعَلُ، أَخْبِرْنِي عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ، أَرَأَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، مَا تَقُولُ فِيهِ؟ وَمَاذَا تَشْهَدُ [بِهِ[٤]] عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللهِ[٥] [فَصَدَّقْنَا وَاتَّبَعْنَا[٦]]، فَيُقَالُ لَهُ: [صَدَقْتَ[٧]] عَلَى ذٰلِكَ حَيِيتَ وَعَلَى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلَى ذٰلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، وَمَا أَعَدَّ اللهُ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

لَكَ فِيهَا، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا لَوْ عَصَيْتَهُ، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا[8]، وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، وَيُعَادُ الْجَسَدُ لِمَا بَدَأَ مِنْهُ [مِنَ التُّرَابِ[9]]، فَتُجْعَلُ نَسَمَتُهُ فِي النَّسَمِ الطَّيِّبِ وَهِيَ طَيْرٌ [خُضْرٌ[10]] يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿**يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ**﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [إبراهيم۱۴: ۲۷]، قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا أُتِيَ [فِي قَبْرِهِ[11]] مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ، لَمْ يُوجَدْ شَيْءٌ، ثُمَّ أُتِيَ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ أُتِيَ عَنْ شِمَالِهِ، فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، فَيُقَالُ لَهُ: اجْلِسْ، فَيَجْلِسُ خَائِفًا مَرْعُوبًا، فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ؟ وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: أَيُّ رَجُلٍ؟ فَيُقَالُ: الَّذِي كَانَ فِيكُمْ، فَلَا يَهْتَدِي لِاسْمِهِ حَتَّى يُقَالَ لَهُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: مَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوا قَوْلًا، فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: [صَدَقْتَ،[12]] عَلَى ذٰلِكَ حَيِيتَ، وَعَلَى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلَى ذٰلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: ذٰلِكَ مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ لَوْ أَطَعْتَهُ فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

أَضْلَاعُهُ، فَتِلْكَ الْمَعِيشَةُ الضَّنْكَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: ﴿فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾ [طٰهٰ ۲۰: ۱۲۴]».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ہستی کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میت کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے دفنا کر پلٹ رہے ہوتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی چاپ بھی سنتا ہے[1]۔ پھر مرنے والا مومن ہو تو اُس کی نماز اُس کے سرہانے آجاتی ہے، روزے اُس کے دائیں طرف ہوتے ہیں، زکوٰۃ اُس کے بائیں طرف ہوتی ہے اور لوگوں کے ساتھ احسان، بھلائی، صلۂ رحمی اور صدقہ جیسے نیکی کے دوسرے کام اُس کے پاؤں کے پاس آجاتے ہیں۔ پھر (فرشتوں کی طرف سے) اُس کے سر کی جانب سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے۔ پھر اُس کے دائیں طرف سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے تو روزہ کہتا ہے: میری طرف سے راستہ نہیں ہے۔ پھر اُس کے بائیں طرف سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے: میری طرف سے داخل نہیں ہوا جاسکتا۔ پھر اُس کے پاؤں کی طرف سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے تو لوگوں کے ساتھ احسان، بھلائی، صلۂ رحمی اور صدقہ جیسے نیکی کے دوسرے کام کہتے ہیں: ہماری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے[2]۔ یہ دیکھ کر مردے سے کہا جاتا ہے کہ بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔ اُس وقت اُسے یوں دکھائی دیتا ہے، جیسے غروب آفتاب کا وقت قریب ہو۔ پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ اب ہم تم سے جو پوچھیں، ہمیں اُس کا جواب دینا۔ اُس سے کہا جاتا ہے: اِس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو، جو تمھارے درمیان (مبعوث) تھا، اور اِن کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو[3]؟ یہ سننے کے بعد وہ کہتا ہے کہ مجھے ذرا مہلت دیجیے کہ میں پہلے نماز پڑھ لوں۔ اِس پر فرشتے کہتے ہیں: یقیناً، نماز تو تم ابھی پڑھو گے[4]، پہلے ہم جو پوچھ رہے ہیں، اُس کا جواب دو: اِس شخص کے بارے میں، جو تمھارے درمیان (مبعوث) تھا، تم کیا راے رکھتے ہو؟ اور اِن کے بارے میں کیا

گواہی دیتے ہو؟ وہ جواب میں کہتا ہے کہ یہ محمد ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور یہ اللہ کی طرف سے (ہمارے پاس) حق لے کر آئے تھے، جس پر ہم نے اِن کی تصدیق کی اور پیروی کی۔ اِس پر اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے بالکل سچ کہا ہے، اِسی پر تو نے زندگی گزاری ہے، اِسی پر تیری موت ہوئی ہے اور اللہ نے چاہا تو اِسی پر تجھے اُٹھایا جائے گا۔ پھر اُس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ جنت میں یہ تمھارا ٹھکانا اور وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تیار کر رکھا ہے۔ یہ سن کر وہ رشک اور خوشی سے جھوم اُٹھتا ہے۔ پھر اُس کے لیے دوزخ کا ایک دروازہ کھول کر اُس سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم اللہ کے پیغمبر کی نافرمانی کرتے تو جہنم میں تمھارا یہ ٹھکانا ہوتا، جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تیار کر رکھا تھا۔ یہ سن کر ایک مرتبہ پھر وہ رشک اور خوشی سے جھوم اُٹھتا ہے۔ پھر اُس کی قبر کو اُس کے لیے ستر گز کشادہ کر دیا جاتا اور وہاں اُس کے لیے روشنی کر دی جاتی ہے۔ پھر اُس کے جسم کو مٹی کی اُسی حالت پر لوٹا دیا جاتا ہے جس سے اُس کا آغاز ہوا تھا[۵]۔ اِس کے بعد اُس کی روح کو پاکیزہ جانوں میں رکھ دیا جاتا ہے، اور وہ جنت کے درختوں پر لٹکتے ہوئے ایک سبز پرندے کی صورت میں ہوتی ہیں[۶]۔ آپ نے فرمایا: یہی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: '﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾'، ''ایمان والوں کو اللہ اِسی محکم بات سے[۷] دنیا اور آخرت، (دونوں) کی زندگی میں ثبات عطا فرمائے گا'' (ابراہیم ۱۴: ۲۷) میں بیان ہوئی ہے۔ آپ نے یہ پوری آیت تلاوت فرمائی۔ فرمایا: اور مرنے والا اگر کافر ہو تو فرشتے جب اُس کی قبر میں سرہانے کی طرف سے آتے ہیں تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی، پھر اُس کے دائیں طرف سے آتے ہیں تو وہاں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی، پھر اُس کے بائیں طرف سے آتے ہیں تو وہاں بھی کوئی روک نہیں ہوتی، پھر اُس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو وہاں بھی کوئی مانع نہیں ہوتا۔ اِس کے بعد اُس سے کہا جاتا ہے کہ بیٹھ جاؤ تو وہ خوف زدہ اور مرعوب ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اُس سے کہا جاتا ہے: اِس شخص کے بارے میں، جو تمھارے درمیان (مبعوث) تھا، تم کیا کہتے ہو؟ اور اِن کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِس پر وہ کہتا ہے: کون شخص؟ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جو تمھارے درمیان (مبعوث) تھا۔ اُس کو اُن کا، یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام تک نہیں سوجھتا، یہاں تک کہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ ہم تم سے محمد کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ اِس پر وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا، (اُن کے بارے میں) لوگوں کو کوئی بات کرتے ہوئے میں نے سنا تھا، چنانچہ میں نے بھی اُنھی کی طرح کہہ دیا تھا۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے بالکل سچ کہا ہے، اِسی پر تو نے زندگی گزاری ہے، اِسی پر تو مرا ہے اور اللہ نے چاہا تو اِسی پر تجھے اُٹھایا جائے گا۔ پھر اُس کے لیے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں یہ تمھارا ٹھکانا ہے اور وہ سزا بھی جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تیار کر رکھی ہے۔ یہ سن کر وہ حسرت اور ہلاکت کے احساس میں ڈوب جاتا ہے۔ پھر اُس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول کر اُس سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم اللہ کے پیغمبر کی اطاعت کرتے تو جنت میں تمھارا یہ ٹھکانا ہوتا، جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تیار کر رکھا تھا۔ یہ سن کر ایک مرتبہ پھر وہ حسرت اور احساس محرومی میں ڈوب جاتا ہے۔ پھر اُس کی قبر کو اُس پر اِس طرح تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اُس کی پسلیاں تک ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں[8]۔ یہی تنگی کی زندگی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ '﴿فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾'، ''اور جو میری یاددہانی سے منہ موڑے گا تو اُس کے لیے تنگی کی زندگی ہے[9] اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا اٹھائیں گے'' (طٰہٰ ۲۰: ۱۲۴)۔

۱۔ یعنی وہاں سنتا ہے، جہاں فرشتے اُس کی اصل شخصیت کو لے جا کر رکھتے ہیں۔ اِسے مستبعد نہیں سمجھنا چاہیے۔ اِس زمانے میں ہم چاہیں تو زہرہ و مریخ پر چلنے والے کسی انسان کی آواز جدید آلات کی مدد سے اپنے گھروں میں بیٹھ کر سن سکتے ہیں۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کی نیکیاں اِس طرح اُس کا احاطہ کر لیتی ہیں کہ خدا کے فرشتے بھی اُس کے ساتھ سختی کا کوئی معاملہ کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ یہ برزخ کی ہر تکلیف سے محفوظ رہنے کی تعبیر ہے، اِس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ فرشتے اِس طرح کے نیکوکاروں کے ساتھ بھی سختی کا کوئی معاملہ کرنے کے لیے آئیں گے۔

۳۔اِس سے واضح ہے کہ یہاں بھی اُنھی لوگوں کا انجام بیان ہو رہا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے حین حیات ایمان لائے۔

۴۔یعنی جب برزخ کی نیند سے سو کر اٹھو گے اور اپنے رب کی نعمتیں پا کر اُس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ گے۔

۵۔یعنی اُس جسم کو قانون قدرت کے مطابق مٹی ہونے دیا جاتا ہے جو اُسے دنیا کی زندگی میں دیا گیا اور مرنے کے بعد اُسی طرح باقی تھا۔

۶۔یہ اُن کے روحانی وجود کی تصویر ہے، اِس سے کوئی نیا قالب دینا مراد نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زمانۂ برزخ میں پاکیزہ روحیں جہاں رکھی جاتی ہیں، اُس کو بھی وہیں رکھ دیا جاتا ہے اور وہ درختوں پر چہکتے ہوئے پرندوں کی طرح خوش و خرم وہاں رہتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر غالباً اِسی طرح کی کوئی تعبیر تھی، جسے راویوں نے اِس طریقے سے بیان کر دیا ہے کہ نئے قالب کا تصور پیدا ہوتا ہے۔

۷۔یعنی کلمۂ توحید سے، جس کی دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخاطبین کو دی اور وہ آگے بڑھ کر اُس کو ماننے والے بن گئے۔اوپر 'حق لے کر آئے تھے' کے الفاظ میں اِسی کا ذکر ہوا ہے۔

۸۔اِس کی حقیقت خواب کے احوال سے سمجھنی چاہیے، جس میں آدمی اِسی طرح محسوس کرتا ہے، دراں حالیکہ جو کچھ ہوتا ہے، اُس کے جسم کے ساتھ نہیں، بلکہ اُس کی اصل شخصیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ روایتوں میں جو تعبیریں اِس مدعا کے لیے اختیار کی گئی ہیں، وہ مردے کے احساس اور ہمارے فہم کے لحاظ سے ہیں، اِس لیے کہ ہم اِنھی کو سمجھ سکتے ہیں۔

۹۔یعنی دنیا میں بھی اور اِس کے لازمی نتیجے کے طور پر برزخ میں بھی۔اِس کی وضاحت ہم پیچھے استاذ امام امین احسن اصلاحی کی تفسیر ''تدبر قرآن'' کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن اصلاً صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۱۳ سے لیا گیا ہے۔اِس کے راوی تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: الزہد، ہناد، رقم ۳۳۸۔ تفسیر طبری، رقم ۲۰۷۶۹۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۷۲۷۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۲۹۰۹، ۲۹۱۰۔ المعجم الاوسط،

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

طبرانی، رقم ۲۶۳۰، ۹۴۳۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۴۰۳، ۱۴۰۴۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۶۷، ۱۳۹۔

۲۔ الزہد، ہناد، رقم ۳۳۸۔

۳۔ الزہد، ہناد، رقم ۳۳۸۔

۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۴۰۳۔

۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۶۳۰ میں یہاں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا'، ''یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے نہایت واضح نشانیاں لے کر ہمارے پاس آئے''۔

۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۶۳۰۔

۷۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۶۳۰۔

۸۔ الزہد، ہناد، رقم ۳۳۸ میں یہاں 'وَیَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ'، ''اور اُس کی قبر کو تاحد نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۔ الزہد، ہناد، رقم ۳۳۸۔

۱۰۔ الزہد، ہناد، رقم ۳۳۸۔

۱۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۶۳۰۔

۱۲۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۶۳۰۔

[باقی]